عہد نبویؐ وخلفائے راشدینؓ میں رفاہ عامہ کے اقدامات اور ماحولیاتی آلودگی کا تدارک

شیر علی*

اسلام کے ابتدائی دور میں سب سے زیادہ زور عقائد کی اصلاح، تزکیہ نفس اور فکری وقلبی طہارت پر دیا گیا۔ چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اعتقادی واخلاقی نظام طہارت کے قیام کیلئے انقلاب آفریں اصلاحات فرمائیں۔ عہد خلفائے راشدین میں فتوحات کا دائرہ تیزی سے وسعت اختیار کررہا تھا۔ چنانچہ وسائل کی مناسبت سے کئی اصلاحات کی گئیں۔ ماحولیات کے تحفظ کیلئے خلفائے راشدین کے عہد میں سے حضرت عمرؓ کی اصلاحات بہت نمایاں، مفید اور دوررس نتائج کی حامل ہیں۔

عہد نبویؐ:

حضور نبی اکرم ﷺ نے جب اعلانِ نبوت فرمایا تو عرب معاشرہ اعتقادی، اخلاقی اور سماجی اعتبار سے انتہائی کسمپرسی کا شکار تھا چنانچہ آپؐ نے سب سے پہلے عقیدہ کی درستگی پر زور دیا تاکہ اُس قوم کی بگڑی ہوئی حالت کے پیش نظر سب سے پہلے اُس کے تزکیۂ نفس کا اہتمام کیا جا سکے۔ بعدازاں آپؐ نے اسلامی احکامات کے نفاذ کا سلسلہ بتدریج شروع فرمایا اور جب اسلامی ریاست کے بنیادی خدوخال نمایاں ہوگئے تو آپؐ نے دیگر ریاستی امور کی طرف توجہ فرمائی۔ لہٰذا دیگر اصلاحات کے ساتھ ساتھ آپؐ نے ماحولیاتی نظام کے تحفظ کیلئے اقدامات فرمائے۔ ذیل میں آپؐ کی قائم کردہ مختلف اصلاحات کا جائزہ لیا جاتا ہے جو ظاہری اور باطنی ماحولیاتی نظام کیلئے ممدومعاون ثابت ہوئیں۔

عہد نبویؐ کی انقلاب آفرین اصلاحات:

اگر ہم پوری تاریخ پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ آج تک حضور نبی اکرم ﷺ سے بڑا کوئی مصلح ہوا ہے اور نہ کوئی ہوسکتا ہے۔ حضور رحمت عالمؐ کی ولادت مبارکہ سے پیشتر سرزمین عرب بلکہ ساری دنیا فسق وفجور، ظلم واستبداد اور بربریت وجہالت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھٹک رہی تھی۔ عرب معاشرہ غلامی، شراب نوشی، سماجی ناانصافی، قمار بازی، اوباشی، چوری، ڈکیتی، زنا، لوٹ مار، بدمعاشی، عورت کی بے حرمتی اور نہ جانے کتنے جرائم اور گناہوں میں گھرا ہوا تھا۔ یہ وہ دور تھا جبکہ گناہ کو گناہ نہیں بلکہ فخر سمجھا جاتا تھا۔ لوگ جرم اور برے کام کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور جرائم کی حوصلہ افزائی سرعام کی جاتی تھی۔ بت پرستی اس قوم کا شعار تھا۔ الغرض وہ قوم ظاہری و باطنی آلودگیوں کا مرقع تھی۔ اور وہ فکری، عملی اور ماحولیاتی طہارت ونظافت سے یکسر عاری تھی۔ اس کا رہن سہن، چال چلن اور دیگر معاملات ازحد بگاڑ کا شکار ہو چکے تھے۔

لیکن جب پیغمبر انقلاب، پیغمبر امن وآشتی، رحمت عالم نور مجسم جناب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس زمین پر قدم رکھا تو نہ صرف سرزمین عرب بلکہ پوری دنیا کی کایا بدل گئی۔ آپؐ سے پہلے کسی نے بھی عرب کے بگڑے ہوئے معاشرے

*اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کی اصلاح کی طرف توجہ دینے کی جرأت نہ کی۔ اس لیے کہ یہ معاشرہ اس قدر تباہ ہو چکا تھا کہ اس کی اصلاح کے بظاہر تمام آثار معدوم ہو چکے تھے لیکن اللہ رب العزت کے سب سے آخری نبی اور رسول ﷺ نے تھوڑے ہی عرصے میں اپنی انقلاب آفرین اصلاحات سے عرب معاشرے کی تمام بری خصلتوں کو یکے بعد دیگرے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اور ہر قسم کی برائیوں سے مبرا ایک فقید المثال معاشرہ قائم فرما دیا۔ حضور نبی رحمت ﷺ نے ایک ایسی عظیم الشان تحریک بپا کی جس کا مشن کسی ایک شعبۂ زندگی کی اصلاح تک محدود نہ تھا بلکہ آپ ﷺ نے زندگی کے ہر شعبے کو ہر برائی سے پاک وصاف کر دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سیاسی، مذہبی، اقتصادی اور سماجی غرضیکہ زندگی کے ہر شعبے اور حصے میں انقلابی اور اصلاحی تبدیلیاں فرمائیں۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا انقلاب تھا کہ عرب کے اُجڈ بدو، جاہل لوگ، جرائم کے رسیا اور بت پرستی کے شیدائی خدائے وحدہٗ لاشریک کے حضور سجدہ ریز ہوگئے، اور تمام جرائم کو چھوڑ کر دوسروں کے ہادی بن گئے، اسلام کے داعی بن گئے، پیغام امن کے مبلغ بن گئے۔ وہ اب یکسر بدل چکے تھے، یہ وہی لوگ تھے جو معمولی معمولی باتوں پر ایک طویل مدت کیلئے نہ ختم ہونے والی جنگیں چھیڑ دیتے تھے، انسانیت کا قتل عام، دنگا فساد، خونریزی، لڑائی جھگڑا ان کیلئے بس معمولی سی بات تھی لیکن اب ان کی حالت یہ تھی کہ یہ رشتۂ اخوت کی مضبوط لڑی میں پروئے جا چکے تھے۔ اب یہ لوگ صلہ رحمی، پیار، محبت، ایک دوسرے کا احترام، امن، بھائی چارہ، یگانگت، موانست اور دیگر اعلیٰ اوصاف کے حامل بن چکے تھے۔

وہ قوم زندگی گزارنے کے ادنی اصول نہیں جانتی تھی وہ ظاہری وباطنی طہارت کا نمونہ پیش کرنے لگی۔

سیرت وکردار کی پاکیزگی کا اہتمام:

حضور نبی اکرم ﷺ نے جتنی اصلاحات بھی فرمائیں وہ دین اسلام کی اصل اور روح ہیں اور دین اسلام انسانی زندگی کے ہر شعبے کی اصلاح چاہتا ہے۔ جہاں آپؐ نے بت پرست قوم کو ایک خدا کے سامنے کھڑا کیا وہاں آپؐ نے نسل بنی آدم کے سیرت وکردار کو سنوارنے میں بے مثال کردار ادا کیا۔ عرب کا وہ معاشرہ جو جھوٹ، بددیانتی، وعدہ خلافی، غرور وتکبر، غیبت، انا پرستی، سودخوری اور زنا جیسی مہلک اور بدترین بیماریوں میں مبتلا ہو چکا تھا، حضور نبی اکرم ﷺ کی انقلاب آفریں تعلیم وتربیت اور تبلیغ ودعوت کے نتیجے میں وہی معاشرہ دنیا کے نقشے پر ایک مہذب ترین قوم کی شکل میں اُبھرا اور اُس نے اپنے اعلیٰ وارفع کردار کا ایسا نمونہ پیش کیا کہ شرق سے لے کر غرب تک تمام انسانیت کیلئے ایک مثال بن گیا۔

اگر عربوں کی معاشرتی صورتحال کو دیکھا جائے تو وہ طلوعِ اسلام سے قبل انتہائی شرمناک تھی۔ لوگوں کے ضمیر مردہ ہو چکے تھے۔ کسی کے دل میں دوسرے کیلئے محبت کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہ تھا۔ نفرتوں کا دور دورہ تھا۔ اور تو اور کوئی باپ اپنی بیٹی کو شفقت اور محبت دینے کیلئے تیار نہ تھا، بیٹی کی پیدائش تو باعث ندامت ہوا کرتی تھی۔ اتنے سنگ دل اور ظالم وہ لوگ تھے کہ جو اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کو پیدا ہوتے ہی زندہ زمین کے اندر دفن کر دیا کرتے تھے، ایک انسان کیلئے اس سے بڑی شرم کی اور کونسی بات ہوگی کہ وہ نہ جانے کتنی عورتوں کو اپنی بیویاں بناتا تھا۔ تعدادِ ازدواج پر کوئی پابندی نہیں ہوتی تھی۔ مزید برآں یہ لوگ اپنی بیویوں کو جوئے میں بیچ دیتے اور اپنے باپ کی بیویوں کو اپنی بیویاں بنا لیا کرتے تھے۔ اخلاق سے اس قدر گری ہوئی اس قوم میں جب اللہ کا پیارا رسول ﷺ جلوہ گر ہوتا ہے تو وہ کمال دکھاتا ہے کہ یہی لوگ نہ صرف خود تمام

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

برائیوں، قباحتوں، خرابیوں اور گناہوں سے پاک صاف ہوجاتے ہیں بلکہ اسلام کے اس پیغام کو چار دانگ عالم میں پہنچانے کیلئے اپنی تمام توانائیاں صرف کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

حضور نبی رحمت ﷺ نے عدم مساوات، نسلی وطبقاتی امتیاز اور باہمی منافرتوں کی وہ تمام دیواریں گرادیں جو معاشرتی اتحاد واتفاق اور قومی یگانگت کی راہ میں حائل تھیں۔ آپ ﷺ نے پوری انسانیت کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کیلئے ہمہ جہت کوششیں فرمائیں۔ آپؐ نے عرب کے اُجڈ اور گنوار معاشرے کے معیارِ زندگی کو بلند سے بلند تر فرمایا اور اُنہیں تہذیب وتمدن کی اُس بلندی پر پہنچا دیا کہ رُوم اور ایران جیسی مہذب ومتمدن کہلانے والی سپر طاقتیں بھی اُس کی مثال پیش نہیں کرسکتی تھیں۔ عرب کا وہ معاشرہ جہاں غلاموں کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک کیا جاتا تھا آپ ﷺ کی حکیمانہ تربیت کے نتیجے میں غلاموں کے ساتھ آقاؤں کا بے مثال سلوک دیکھنے کو ملا۔ الغرض جس پہلو کے اعتبار سے بھی دیکھا جائے حضور نبی کریم ﷺ کے دلبرانہ اسلوب دعوت کا ہی ثمر تھا کہ نہ صرف عرب معاشرے کی کایا پلٹی بلکہ آپ ﷺ کا لایا ہوا جامع دستور العمل پوری دنیائے انسانیت کیلئے راہنما ٹھہرا۔ یہ سب کچھ فکری وعملی پاکیزگی کا نتیجہ تھا۔

سیرت نبویؐ اور طہارت ونظافت کا عملی مظاہرہ:

رسول اللہ ﷺ کی ذاتی زندگی بھی طہارت ونظافت کا اعلیٰ ترین معیار پیش کرتی ہے، آپ ﷺ دوسروں کو احکامات صادر فرمانے سے قبل اس کا عملی نمونہ پیش فرماتے مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی، تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں:

"حضور نبی اکرم ﷺ جب بیٹھتے تو لوگوں کے اندر اس طرح ملے جلے ہوتے کہ کوئی نو وارد آپ ﷺ کو پہچان نہ سکتا تھا اور پوچھنے کی ضرورت پیش آتی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ کون ہیں؟ ایسی چیز جس کے کھانے سے منہ بدبودار ہوجائے، آپ ﷺ پسند نہ فرماتے تھے۔ پیوند لگا کپڑا پہن لیتے اور اچھا کپڑا مل جائے تو اسے پھینک نہ دیتے تھے۔ آپ ﷺ کا لباس سادہ مگر صاف ہوتا تھا۔ دن میں کئی کئی مرتبہ مسواک کرتے تھے، آپؐ کے پاس بیٹھنے والے یہ شہادت دیتے ہیں کہ کبھی آپ ﷺ کے جسم مبارک یا لباس مقدس سے بو نہیں آئی۔ جہاں عفو سے اصلاح ہوتی وہاں آپ ﷺ عفو فرماتے مگر جہاں سزا کی ضرورت ہوتی وہاں سزا بھی دیتے کیونکہ ان شریروں کو جو شرارت سے باز نہ آتے تھے سزا نہ دینا بدی کی اعانت کرنا ہے۔" (۱)

یہی وہ اقدامات تھے جن کے اثرات صحابہ کرامؓ کی زندگیوں پر مرتب ہوئے اور عرب معاشرہ مہذب ومتمدن قوم کے طور پر ابھرا اور ان کا ظاہر وباطن ہر قسم کی فکری، اعتقادی، عملی اور ماحولیاتی آلودگی سے پاک اور مبرا ہوگیا۔

عہد خلفائے راشدینؓ:

خلفائے راشدینؓ کا مبارک عہد اسلامی فتوحات کا عہد ہے۔ اس عہد زریں میں زیادہ تر توجہ نئے مفتوحہ علاقوں میں اسلامی احکامات کی تنفیذ پر مبذول کی گئی۔ البتہ میسر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ضروری اصلاحات کی گئیں اور تمام ریاستی شعبوں کو منظم کرنے کی داغ بیل ڈالی گئی۔ حضرت عمرؓ کے دور کی اصلاحات سب سے زیادہ نمایاں ہیں تاہم مجموعی طور پر خلفائے راشدینؓ کے پورے عہد میں جو اصلاحات کی گئیں اُن میں ماحولیاتی آلودگی کے انسداد کے اقدامات بھی شامل

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہیں۔ذیل میں ان کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت:

خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت ہمہ جہت خصوصیات کا حامل ہے جس میں اسلامی فتوحات، فتنوں کی سرکوبی اور امور سلطنت کی انجام دہی شامل ہیں۔اگرچہ باقاعدہ طور پر آپؓ کے عہد زریں میں ماحولیات کا شعبہ موجود نہیں تھا تاہم آپؓ نے متعدد مواقع پر ایسے احکامات جاری فرمائے جن سے ماحولیات کے تحفظ کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

دور ابوبکر صدیق میں فتوحات کی ابتداء:

آپ کا ایک اہم کارنامہ اسلامی فتوحات کی ابتداء ہے۔آپ نے نہ صرف تمام عرب کو از سرِ نو دائرہ اسلام میں داخل کیا بلکہ اُس کو وسعت بھی دی۔آپ ہی کے زمانے میں اسلامی فتوحات کا وہ سلسلہ شروع ہوا جو ایک طرف پھیلتا پھیلتا دیوارِ چین تک پہنچ گیا اور دوسری طرف بحرِ اوقیانوس کے قدم چھو لیے اور جس کی رفتار صرف اُنیسویں صدی میں آکر رکی۔ حضرت ابوبکر صدیق نے انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں اپنے وقت کی دو سب سے بڑی قوتوں (ایران کی ساسانی حکومت اور روم کی بیزنطینی حکومت) سے ٹکر لی اور ان کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا۔

حضرت اسامہؓ کیلئے دس سنہری احکامات:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فوجوں کو رخصت کرتے وقت ان کی اخلاقی نگہداشت کیلئے مفید ہدایات فرماتے تھے۔آپؓ نے حضرت اسامہؓ کو جنگ پر بھیجنے سے قبل اُن کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چلتے ہوئے دس باتوں کی نصیحت کی۔ آپؓ نے فرمایا:

(۱)۔خیانت نہ کرنا۔(۲)۔جھوٹ نہ بولنا۔(۳)۔بدعہدی نہ کرنا۔(۴)۔بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔(۵)۔کسی ثمر دار درخت کو نہ کاٹنا۔(۶)۔کھانے کی ضرورت کے سوا اونٹ، بکری، گائے وغیرہ کو ذبح نہ کرنا۔ (۷)۔جب کسی قوم پر گزرو تو اُس کو نرمی سے اسلام کی طرف بلانا۔(۸)۔جب کسی سے ملو اُس کے حفظ مراتب کا خیال رکھنا۔(۹)۔جب کھانا تمہارے سامنے آئے تو اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرنا۔(۱۰)۔یہودیوں اور عیسائیوں کے اُن لوگوں سے جنہوں نے دنیاوی تعلقات سے الگ ہو کر اپنے عبادت خانوں میں رہنا اختیار کر رکھا ہے کوئی تعرض نہ کرنا۔اُن تمام کاموں میں جن کے کرنے کا حکم آنحضرتؐ نے تم کو دیا نہ کمی کرنا نہ زیادتی۔اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں کفار سے لڑنا۔ (۲)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کی مذکورہ دس نصیحتیں فکری، اخلاقی، عملی اور ماحولیاتی پاکیزگی کا سبق دے رہی ہیں۔ خصوصاً آپؓ کا یہ فرمانا کہ: ''کسی ثمر دار درخت کو نہ کاٹنا'' اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ ماحولیاتی تحفظ اور اس کے تقاضوں سے خوب آگاہ تھے۔اس طرح آپؓ نے دیگر کئی مواقع پر ماحول کو خراب کرنے والی چیزوں سے منع کیا۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت:

فوج کی صحت وتندرستی کیلئے کیے گئے اقدامات:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حفظان صحت اور تندرستی کو قائم رکھنے کیلئے جو قواعد وضوابط مقرر کئے' علامہ شبلی

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نعمانی نے تفصیلاً نقل کیے ہیں۔اُن میں چند اہم قاعدے یہ ہیں:

(i) اختلاف موسم کے لحاظ سے فوج کی تقسیم:

آپؐ نے جاڑے اور گرمی کے لحاظ سے لڑائی کی جہتیں متعین کر دی تھیں یعنی جو سرد ملک تھے اُن پر گرمیوں میں اور گرم ملکوں پر جاڑوں میں فوجیں بھیجی جاتی تھیں۔اس تقسیم کا نام شاتیہ اور صافیہ رکھا اور یہی اصطلاح آج تک قائم ہے۔

(ii) موسم بہار میں فوجوں کا قیام:

فصل بہار میں ان مقامات پر فوجیں بھیجتے جہاں کی آب و ہوا عمدہ اور سبزہ خوب ہوتا تھا۔یہ قاعدہ اول ۱۷ھ میں جاری کیا گیا جبکہ مدائن کی فتح کے بعد وہاں کی خراب آب و ہوا نے فوج کی تندرستی کو نقصان پہنچایا چنانچہ عتبہ بن مروان کو لکھا کہ ہمیشہ جب بہار کا موسم آئے تو فوجیں سرسبز و شاداب مقامات پر چلی جائیں۔عمرو بن عاص گورنر مصر موسم بہار کے آنے کے ساتھ فوج کو باہر بھیج دیتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ یہ وقت سیر و شکار میں بسر کریں اور گھوڑوں کو چرا کر فربہ بنا کر لائیں۔

(iii) آب و ہوا کا لحاظ:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں بارکوں کی تعمیر اور چھاؤنیوں کے بنانے میں ہمیشہ عمدہ آب و ہوا کا لحاظ کیا جاتا تھا اور مکانات کے آگے کھلے،خوش فضا صحن چھوڑے جاتے تھے۔فوج کیلئے جو شہر آباد کئے گئے مثلاً کوفہ،بصرہ،فسطاط وغیرہ ان میں صحت کے لحاظ سے سڑکیں،کوچے اور گلیاں نہایت وسیع ہوتی تھیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس میں اس قدر اہتمام تھا کہ مساحت اور وسعت کی تعیین بھی خود لکھ کر بھیجتے تھے۔

(iv) کوچ کی حالت میں فوج کے آرام کا دن:

فوج جب کوچ پر ہوتی تھی تو آپؓ کی طرف سے یہ حکم جاری ہوتا کہ ہمیشہ جمعہ کے دن قیام کریں اور پورے ایک شب و روز قیام رہے تاکہ لوگ دم لے لیں اور ہتھیاروں،کپڑوں کو درست کر لیں۔یہ بھی تاکید تھی کہ ہر روز اسی قدر مسافت طے کریں جس سے تھکنے نہ پائیں اور پڑاؤ وہیں کیا جائے جہاں ہر قسم کی ضروریات مہیا ہوں۔چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو جو فرمان فوجی ہدایت کے متعلق لکھا اس میں اور اہم باتوں کے ساتھ ان تمام جزئیات کی تفصیل بھی لکھی۔ (۳)

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں ماحولیاتی تحفظ کا اہتمام:

حکومت کی تنظیم اور مذہبی خدمات کے علاوہ رفاہِ عامہ کے بہت سے کام ہوئے۔جو ماحولیاتی تحفظ میں معاون ثابت ہوئے زراعت کی سیرابی اور رعایا کی ضروریات کیلئے متعدد نہریں کھدوائیں،ان میں سے بعض یہ ہیں۔

- ☆ نہر ابوموسیٰ: بصرہ میں پانی کی بڑی قلت تھی،شہر سے چھ میل کی مسافت سے پانی لایا جاتا تھا،حضرت عمرؓ کے حکم سے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے دجلہ سے نو میل لمبی نہر نکالی جو انہی کے نام سے مشہور ہوئی،اس سے گھر گھر پانی کا افراط ہو گیا۔
- ☆ نہر معقل: دوسری نہر معقل کے اہتمام میں تیار ہوئی۔
- ☆ نہر سعد: یہ نہر اہل انبار کی درخواست پر حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے کھدوائی تھی لیکن درمیان میں پہاڑ حائل

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہوجانے کی وجہ سے نا تمام رہ گئی اور حجاج بن یوسف کے زمانہ میں پوری ہوئی۔

☆ نہر امیر المومنین: سب سے بڑی نہر نہر امیر المومنین تھی، ۱۸ھ میں جب عرب میں قحط پڑا اور حضرت عمرؓ نے مصر سے غلہ طلب کیا تو شام اور مصر کا خشکی کا راستہ دور ہونے کی وجہ سے غلہ کسی قدر تاخیر سے پہنچا تھا، اس وقت حضرت عمرؓ نے ۹۹ میل لمبی نہر کھدا کر نیل کو بحرِ قلزم سے ملا دیا اور مصر کے جہاز براہ راست مدینہ کی بندرگاہ جدہ تک آنے لگے، اس سے مصر کی تجارت کو بھی بڑا فروغ ہوا۔

☆ بڑے بڑے شہروں میں مسافروں کی سہولت کیلئے مسافر خانے تعمیر کرائے، تاریخوں میں کوفہ اور مدینہ کے مسافر خانوں کی تفصیل ملتی ہے۔

☆ سڑک اور پلوں کی تعمیر کا یہ انتظام تھا کہ عموماً مفتوحہ قوموں کے معاہدہ میں شرط ہوتی تھی کہ وہ پل اور سڑک بنائیں گے، طبری نے ۱۶ھ کے معاہدہ میں یہ فقرہ بھی لکھا ہے کہ کاشتکار سڑک اور پل بنائیں گے اور بازار لگائیں۔ سیوطی نے لکھا ہے کہ پلوں کی تعمیر، نہروں کی صفائی اور اس قسم کے بعض دوسرے کام بیت المال کے صرف سے انجام پاتے تھے۔

☆ مکہ اور مدینہ مرکز اسلام تھے، لیکن ان کے راستے نہایت خراب اور ویران تھے، ۱۷ھ میں مکہ سے مدینہ تک ہر ہر منزل پر چوکیاں، سرائیں اور حوض تعمیر کرائے۔ (۴)

مسجد نبوی میں لوگوں کو گرد وغبار سے محفوظ رکھنے کیلئے پختہ فرش کا اہتمام:

عبداللہ بن ابراہیم سے مروی ہے کہ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جس نے (گرد وغبار سے بچانے کیلئے) کنکریاں ڈالیں یعنی پختہ فرش کا اہتمام کیا وہ عمرؓ بن الخطاب تھے۔ لوگ جب سجدے سے سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھ سے جھاڑتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنکریوں کا حکم دیا تو وہ العقیق سے لائی گئیں اور مسجد نبوی میں بچھائی گئیں۔ (۵)

مسافر خانوں کی تعمیر:

کثیر بن عبداللہ مزنی نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ عمرؓ بن الخطاب سے مکے اور مدینے کے درمیانی راستے والوں نے عمارات بنانے کی اجازت چاہی تو انھوں نے اجازت دی اور فرمایا مسافر پانی اور سائے کا زیادہ مستحق ہے۔ (۶)

کوفہ کی تعمیر:

”ذكر سبب تحول من تحول من المسلمين من المدائن إلى الكوفة وسبب اختطاطهم الكوفة في رواية سيف“

”اس سال کوفہ کی تعمیر ہوئی اور سیف کے قول اور روایت کے مطابق (حضرت سعدؓ) نے مسلمانوں کو مدائن سے کوفہ کی طرف منتقل کیا۔“

”عن الشعبی قال كتب حذيفة إلى عمر إن العرب قد أترفت بطونها و خفت أعضادها و تغيرت ألوانها و حذيفة يومئذ مع سعد(كتب إلى السرى) عن شعيب عن سيف عن محمد وطلحة أصحابهما قالوا كتب عمر إلى سعد أنبئنی ماالذی غير ألو ان العرب ولحومهم فكتب اليه إن العرب خددهم وكفى ألوانهم وخومة المدائن و دجلةفكتب اليه إن العرب لا يوافقها إلا ماوافق ابلها من البلدان فابعث سلمان رائدا و حذيفة وكانا رائدى الجيش فيرتادا منزلا بريا بحريا ليس

This document was created by an application that isn’t licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بيني وبينكم فيه بحرو لاجسر ولم يكن بقى من أمر الجيش شيء إلا وقد أسنده إلى رجل فبعث سعد حذيفة وسلمان فحوج سلمان حتى يأتى الأنبار فسار فى غربى الفرات لا يرضى شيئاً حتى أتى الكوفة وخرج حذيفة فى شرقى الفرات لايرضى شيئاً حتى أتى الكوفة والكوفة على حصباء وكل رملة حمراء يقال لها سهلة وكل حصباء ورمل هكذا مختلطين فهو كوفة فأتيا عليها "(۷)

''حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ نے حضرت عمرؓ کو یہ لکھا تھا''عربوں کے پیٹ نرم ہو گئے ہیں اوران کے بازو ہلکے ہو گئے ہیں اوران کے رنگ تبدیل ہو گئے ہیں۔حضرت حذیفہ اس زمانے میں حضرت سعدؓ کے ساتھ تھے۔محمد اور طلحہ کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو لکھا۔''مجھے بتاؤ کہ کس وجہ سے عربوں کا رنگ اور جسمانی حالت تبدیل ہوگئی ہے''۔انہوں نے لکھا''عربوں کو بھی وہی علاقہ موافق آتا ہے۔جوان کے اونٹوں کے موافق ہو۔اس لیے تم (حضرت) سمانؓ اور حضرت حذیفہؓ کو اچھے مقام کی تلاش میں بھیجو، یہ دونوں جو لشکر کے عمدہ رہنما تھے وہ دونوں ایسا خشک علاقہ دریافت کریں جس کے اور میرے درمیان نہ کوئی سمندر اور دریا ہو اور نہ کوئی پل ہو۔'' چونکہ فوج کے ہر کام کے انتظام کے لیے کوئی نہ کوئی شخص مقرر ہوتا ہی اس لیے حضرت سعدؓ نے حضرت حذیفہؓ اور سلمانؓ کو (اس کام کے لیے) بھیجا۔(حضرت) سلمانؓ وہاں سے روانہ ہو کر ابنار آئے وہ فرات کے مغربی علاقے میں گھومے انہیں کوئی جگہ پسند نہیں آئی تا آنکہ وہ کوفہ آئے۔''

حضرت حذیفہؓ دریائے فرات کے مشرقی علاقے میں پھرتے رہے انہیں بھی کوئی جگہ پسند نہیں آئی تا آنکہ وہ بھی کوفہ آئے۔کوفہ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سرخ ریت اور سنگ ریزے دونوں چیریں ملی ہوئی ہوں۔

سڑکیں اور گلیاں:

''عن شعيب عن سيف عن محمد و طلحة والمهلب و عمرو وسعيد قالو الماأجمعوا على أن يضعوا بنيان الكوفة أرسل سعد إلى أبى الهياج فأخبره بكتاب عمر فى الطرق انه أمر بالمناهج أربعين ذراعا و مهايليها ثلاثين ذراعا وما بين ذلک عشرين وبالأزقة سبع أذرع ليس دون ذلک شيء وفى القطائع ستين ذرا عا إلا الذى لبنى ضبة فاجتمع أهل الرأى للتقدير حتى إذا أقاموا على شيء قسم أبوالهياج عليه فأول شيء خط بالكوفة وبنى حين عزموا على البناء المسجد''(۸)

''سیف کی روایت ہے کہ جب مسلمانوں کو کوفہ کی تعمیر پر اتفاق ہو گیا تو حضرت سعیدؓ نے ابوالہیاج کو بلا بھیجا اور انہیں حضرت عمرؓ کی ان تحریری ہدایات سے مطلع کیا کہ سڑکیں چالیس گز کی ہوں اور اس سے کم درجے کی تیس گز کی ہوں اور کم از کم بیس گز چوڑی ہوں گلیاں سات گز کی ہوں اس سے کم تر نہ ہوں بنو ضبہ کے قطعات کے علاوہ عام قطعات ساٹھ گز کے ہوں۔

اس کے بعد اہل رائے اندازہ کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے جب وہ کسی بات پر متفق ہوتے تو ابوالہیاج اس کے مطابق تقسیم کرتے تھے۔کوفہ میں جس چیز کا سب سے پہلے سنگ بنیاد رکھا گیا وہ مسجد تھی۔''

تعمیر شہر بصرہ:

''حدثنى على بن المغيرة الأثرم عن ابى عبيدة ، قال: لمازل عتبة بن غزوان الخزيبة

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

كتب الى عمر بن الخطاب يعلمه نزوله اياها وانه لابدللمسلمين من منزل يشتون به اذا شتوا، ويكنسون فيه اذا انصر فوا من غزوهم ، فكتب اليه اجمع اصحاك في موضع واحد وليكن قريبا من الماء والرعي واكتب ال ى بصفته، فكتب أليه اني وجدت ارضا كثيرة القصبة في طرف البر الى الريف ودونها مناقع ماء فيها قصباء فلما قرا الكتاب، قال: هذه ارض نضرة قريبة من المشارب والمراعي والمختطب وكتب اليه ان انزلها الناس ، فانزلهم اياها، فبنوا مساكن بالقصب وبنى عتبة مسجدا من قصب،وذلك في سنة اربع عشرة" (۹)

''مجھ سے علی بن المغیر ۃ الاثرم نے بیان کیا،اوران سے ابوعبیدہ نے کہ: عتبہ بن غزوان الخریبہ میں ٹھیرے اورعمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کو اپنے مقام کی اطلاع دی۔اورلکھا کہ مسلمانوں کے لیے ایک ایسا مقام لابد ہے جسے سردیوں میں سرمائی قیام گاہ بنایا جاسکے،اور جب وہ حملے کر کے واپس آئیں تو اس میں آرام کر سکیں۔جواب دیا کہ اپنے ساتھیوں کو ایسی جگہ اتارو جو پانی اور چراگاہ سے قریب ہو،اور جب ایسی جگہ مل جائے تو مجھے اس کی خبر دو۔'' عتبہ نے ایسا مقام تلاش کیا۔اور لکھا کہ مجھے آبنائے کے کنارے خشکی پر ایک شاداب اور گھنے جنگل کی زمین ملی ہے جس کے اطراف پانی کے جوہڑ نرسلوں سے پٹے پڑے ہیں نامہ پڑھ کے کہا: یہ زمین سرسبز ہے۔شارب ومراعی سے قریب ہے۔اوراس میں احتیاج کے لیے لکڑی بھی ہے''اور عتبہ کو لکھا کہ لوگوں کو اسی جگہ اتارو۔انہوں نے لوگوں کو لے جا کر اسی جگہ اتارا،لوگوں نے زمین درست کی۔نرسل کاٹے اوران کو اپنے مساکن میں استعمال کیا۔عتبہ نے انہیں سے البصر ہ کی مسجد بنائی۔یہ واقعہ ۱۴ھ کا ہے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اولیات اور ماحولیاتی نظام:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر شعبہ میں جونئی باتیں ایجاد کیں مورخین انہیں ''اوّلیات'' سے تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ اوّلیات عمر رضی اللہ عنہ کی فہرست دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ آپؓ نے ماحولیاتی نظام کو بہتر کرنے کے لیے کئی نئے اقدامات کیے۔شاہ معین الدین احمد ندوی نے اوّلیات عمر رضی اللہ عنہ کی فہرست مرتب کی ہے جن کی تعداد 44 ہے ذیل میں صرف ان اوّلیات کا ذکر کیا جاتا ہے جو ماحولیاتی نظام سے متعلق ہیں۔

۱۔ فوجی دفتر ترتیب دیا (تاکہ صاف ستھرے ماحول میں فوج کے لیے احکامات صادر کیے جاسکیں)

۲۔ دفتر مال قائم کیا (تاکہ ڈسپلن قائم کرنے کے ساتھ ساتھ مال کی حفاظت ہوسکے اور ماحولیاتی دست برد سے محفوظ رہ سکے)

۳۔ نہریں کھدوائیں (تاکہ آبی آلودگی سے پاک آبپاشی کا نظام قائم ہوسکے)

۴۔ شہر آباد کرائے (تاکہ ان میں ایسی سہولتیں فراہم کی جائیں جو شہریوں کی تندرستی کی ضامن ہوں)

۵۔ پولیس کا محکمہ قائم کیا (تاکہ معاشرے سے ہر قسم کے فساد اور بگاڑ کا خاتمہ کیا جاسکے)

۶۔ جیل خانہ قائم کیا (تاکہ قیدیوں کے لیے بہتر رہائش،آب وہوا اور کھانا وغیرہ کا اہتمام ہوسکے۔)

۷۔ فوجی چھاؤنیاں قائم کیں (تاکہ فوج کی صحت وتندرستی اور قوت وتوانائی کے لیے بہتر سے بہتر ماحول میسر آسکے

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۸۔ مساجد میں روشنی کا انتظام کیا (تاکہ نمازیوں کو عبادت کے لیے زیادہ سے زیادہ پرسکون ماحول مل سکے)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت:

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ماحولیاتی تحفظ کے لیے اقدامات:

حضرت عثمانؓ کا عہد اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ اس میں رفاہِ عامہ کے بہت سے کام انجام پائے۔حضرت عثمانؓ نے خارجی فتوحات کے ساتھ ساتھ داخلی احوال کی اصلاح پر بھی خصوصی توجہ دی۔عہد فاروقیؓ میں رفاہ عامہ کے جو کام ہوئے تھے ان میں توسیع اور اضافہ کیا،شہروں سے باہر جا بجا گھوڑوں اور مویشیوں کیلئے چراگاہیں قائم ہوئیں اوران کے متعلق چشمے جاری کروائے تاکہ شہری ماحول ہر قسم کی آلودگی سے پاک رہے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بہت سی اہم فتوحات بھی مسلمانوں کو حاصل ہوئیں اور حدود اسلامیہ کی حدود پہلے سے بہت زیادہ وسیع ہوگئیں۔ایران وشام ومصر وغیرہ ملکوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حکم کے موافق گورنروں نے سڑکیں بنوانے،مدرسے قائم کرنے،تجارت وحرفت اور زراعت کو فروغ دینے کی کوششیں کیں۔یعنی سلطنت اسلامیہ نے اپنی ظاہری ترقی کے ساتھ ہی مصنوعی ترقی بھی کی۔(۱۰)

عثمانی عہد میں ماحولیاتی تحفظ کے بہت سے کام انجام پائے۔خصوصاً تعمیر میں بہت بڑا اضافہ ہوا،دفاتر کیلئے وسیع عمارتیں تعمیر ہوئیں،رعایا کی آسائش کیلئے سڑک،پل اور مسافر خانے بنوائے،کوفہ میں عقیل اورابن ہبار کے مکانات خرید کر ایک وسیع مہمان خانہ بنوایا،مدینہ اور نجد کی راہ میں ایک سرائے تعمیر کرائی اوراس کے متعلق ایک بازار بسایا اور شیریں پانی کا ایک کنواں کھدوایا،اس کے علاوہ بیر سائب،بیر عامر اور بیر عریس جیسے کئی کنویں کھدوائے۔

مدینہ خیبر کی سمت سے نشیب میں ہے اس لیے کبھی کبھی یہاں سیلاب آجاتا تھا جس سے شہر کو بڑا نقصان پہنچتا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ سے تھوڑے فاصلہ پر مدری کے قریب بند بندھوایا اور نہر کھدوا کر سیلاب کا رخ دوسری طرف پھیر دیا،اس سے مدینہ کی آبادی بالکل محفوظ ہوگئی۔

خلیفۂ وقت کا ایک اہم فرض مسلمانوں کی مذہبی تعلیم اوران کی اخلاقی اصلاح وتربیت ہے،حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدینہ میں اس فرض کو بہ نفس نفیس انجام دیتے تھے،مسلمانوں کو مذہبی مسائل بتاتے،انہیں اس کی عملی تعلیم دیتے جس کے واقعات حدیث کی کتابوں میں ہیں۔

دولت کی فراوانی اور فارغ البالی کی وجہ سے اہل مدینہ میں لہوولعب کے مشاغل پیدا ہو چلے تھے چنانچہ کبوتر بازی اور غلیل بازی خوشحال لوگوں کا دلچسپ مشغلہ ہوگیا تھا،حضرت عثمانؓ نے ان دونوں مشاغل کو روک دیا۔(۱۱)

مندرجہ بالا اقدام سے ظاہر ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حفظانِ صحت کے اُصولوں کی سخت پابندی کرتے تھے۔حلال وحرام میں تمیز کرتے،خوراک اور اکل وشرب میں حلال چیزیں استعمال کرنے کا اہتمام فرماتے۔رعایا کیلئے معیاری خوراک کا بندوبست کرتے،بازاروں کی نگرانی کرتے اور بلند معیار قائم کرنے کی کوشش کرتے،بیمار لوگوں کی عیادت فرماتے اوراُنہیں اپنی صحت کی حفاظت کی تلقین کرتے۔دراصل یہ اُس فیض کا نتیجہ تھا جو اُنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے حاصل کیا تھا۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت:

امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰؓ کے دور میں مالیاتی ماحول کا تحفظ، رفاہ عامہ کے کام اور عملی نمونہ:

حضرت علیؓ نے مسلمانوں کے مال یعنی (بیت المال) کے تحفظ اور اس کے عوام پر خرچ کرنے کی وہ مثالیں قائم کی جس کی نظیر تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔

''آپؓ اپنی اور اپنے متعلقین کی ذات پر بیت المال کی معمولی چیز بھی صرف نہ ہونے دیتے تھے۔ایک مرتبہ عمرو بن سلمہ اصفہان کا خراج لائے۔اس میں شہد اور چربی بھی تھی۔حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثومؓ نے مانگ بھیجا، عمرو بن سلمہ نے ایک پیپا شہد اور ایک پیپا چربی بھیج دی۔دوسرے دن حضرت علیؓ نے شمار کیا تو دو پیپے کم تھے۔عمرو بن سلمہ سے سختی کے ساتھ پوچھا، انہوں نے بتا دیا۔آپؓ نے اسی وقت دونوں پیپے منگا لیے اور اس میں جو کچھ خرچ ہو چکا تھا اس کا اندازہ لگا کر اس کی قیمت ادا کر دی۔'' (۱۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ذاتی غلاموں کے لیے بھی بیت المال کی رقم کا خرچ کرنا پسند نہیں کرتے تھے:

''آپؓ کے غلام ابورافع بیت المال کے نگران تھے ایک دفعہ انہوں نے بیت المال سے ایک موتی اپنی لڑکی کو پہنا دیا تو حضرت علیؓ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ جب فاطمہؓ کے ساتھ میری شادی ہوئی تھی تو میرے پاس مینڈھے کی ایک کھال تھی جس پر رات کو سوتا تھا اور دن کو اس پر مویشی کو چارہ دیتا تھا ایک خادم تک میرے پاس نہ تھا'' (۱۳)

بیت المال کی حفاظت میں آپ کا معاملہ انتہائی احتیاط پر مبنی تھا۔

''حضرت علیؓ نے بیت المال کی حفاظت میں حضرت عمرؓ کی طرح اہتمام کیا آپؓ کے چچیرے بھائی حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بصرہ کے بیت المال سے دس ہزار کی رقم لے لی، حضرت علیؓ کو معلوم ہوا تو وہ رقم ان سے واپس کروا دی۔(۱۴)

آپؓ مساوات کے اتنے قائل تھے کہ کبھی کسی کی حق تلفی نہیں ہونے دی۔''حضرت علیؓ اپنے حق سے زیادہ ایک حبہ بیت المال سے لینا حرام سمجھتے تھے۔ایک مرتبہ تیز سردی میں ایک معمولی پرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔بدن کانپ رہا تھا ایک شخص نے عرض کیا امیر المومنین بیت المال میں آپؓ کا اور آپؓ کے اہل وعیال کا بھی حق ہے آپؓ اپنے اوپر اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں آپؓ نے فرمایا کہ میں تمہارے حصہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا (یعنی اگر میں اپنے حصہ سے زیادہ لوں تو دوسرے مسلمانوں کی حق تلفی ہوگی) یہ چادر میں مدینہ سے لایا تھا۔(۱۵)

بہت سی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ خود تکلیف برداشت کر لیتے مگر مسلمانوں کی حق تلفی کرنا گوارا نہ تھا۔آپ کی یہ تکلفیں دیکھ کر ایک مرتبہ آپؓ کے غلام قنبر نے بیت المال کے مال سے آپؓ کے لیے سونے چاندی کے کچھ برتن علیحدہ کر لیے اور آپؓ سے عرض کیا کہ بیت المال میں آپؓ کا اور آپؓ کے اہل وعیال کا بھی حق ہے لیکن آپؓ کچھ باقی نہیں چھوڑتے اس لیے میں نے آپؓ کے لیے ایک چیز چھپالی ہے فرمایا وہ کیا ہے قنبر نے عرض کیا کہ چل کر ملاحظہ فرمائیے۔آپؓ نے جا کر دیکھا تو سونے اور چاندی کے برتن تھے۔انہیں دیکھ کر فرمایا، تیری ماں تجھ کو روئے تو میرے گھر کو اتنی بڑی آگ میں

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ڈھکیلنا چاہتا تھا اسی وقت کل برتن تول تول کر مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے۔(۱۶)

حضرت علیؓ نے ہمیشہ سادہ اور صاف ستھری زندگی بسر کی تکلف سے اجتناب کیا، زمانہ خلافت میں تنہا بازاروں میں گھومتے پھرتے، بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھاتے، کمزوروں کی مدد کرتے اور بیت المال کا سارا مال عوام الناس پر خرچ کرتے تھے۔

امام ابن المدائنی مجمع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا

"أن عليا كان يكنس بيت المال ثم يصلي فيه رجاء أن يشهد له انه لم يحبس فيه المال عن المسلمين"(۱۷)

"یعنی حضرت علیؓ بیت المال میں موجود سارا مال مستحقین میں تقسیم کرنے کے بعد وہاں جھاڑو پھیرتے۔ پھر اس میں اس امید پر نماز پڑھتے کہ یہ جگہ روز قیامت اس بات کی گواہی دے کہ میں نے اس میں مسلمانوں کی ضروریات سے روک کر کوئی مال نہیں رکھا ہوا"۔

آپ رزق حلال کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ معصیت کی سزا یہ ہے کہ اس سے عبادت میں سستی پیدا ہو جاتی ہے معشیت میں تنگی اور لذت میں کمی آ جاتی ہے، حلال کی خواہش اُس شخص میں پیدا ہوتی ہے جو حرام کی کمائی چھوڑ دینے کی مکمل اور بھرپور کوشش کرتا ہے۔

آپؓ دوکانداروں کو یہ آیت پڑھ کر سنایا کرتے تھے

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا﴾ (۱۸)

"اور آخرت کا گھر تو ہم اُن کے لیے بنا دیں گے جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے"

آپؓ ہمیشہ سادہ غذا کھاتے تھے اور کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ آپؓ سے بہت سے طبی اقوال بھی منقول ہے آپؓ نے فرمایا۔

یہ سات باتیں شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں:

۱۔ بہت زیادہ غصہ کرنا	۲۔شدید پیاس	۳۔جلد جلد جمائی آنا
۴۔ قے آنا	۵۔نکسیر پھوٹنا	۶۔احتباس بول وبراز
۷۔ یادالٰہی میں نیند کا غلبہ (۱۹)		

آپؓ نے یہ بھی فرمایا کہ انار کے دانہ کو اس کی جھلی کے ساتھ کھانا چاہیے جو دانوں پر لپٹی ہوتی ہے یہ مقوی معدہ ہے۔

مندرجہ بالا باتوں کا مطالعہ اگر طبی نقطہ نظر سے کیا جائے تو ان امور کا انسان میں پیدا ہونا صحت پر منفی اثرات چھوڑتا ہے۔ مثلاً غصہ کا زیادہ ہونا یہ منفی محرک ہے جو انسان کی دماغی اور عقلی قوت کو کھو دیتا ہے جس سے اعصابی تناؤ پیدا ہو کر طرح طرح کی امراض پیدا ہوتی ہیں اور ان محرکات کی غیر موجودگی صحت کی ضامن ہے اسی طرح شدید پیاس، قے آنا، جلد جلد جمائی انا، احتباس بول و براز، نکسیر کا جاری ہونا، بیماری کا پیش خیمہ ہے۔ اور نیند کا غلبہ جسمانی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حواشی وحوالہ جات

۱۔ نجیب آبادی، اکبرشاہ، تاریخ اسلام، نفیس اکیڈمی، کراچی، ۱۹۸۱ء، ۲۱۱/۱

۲۔ نجیب آبادی، اکبرشاہ، تاریخ اسلام، ۲۳۱/۱

۳۔ شبلی نعمانی، مولانا، الفاروق، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی، ۱۹۶۹ء، ص ۳۸۸

۴۔ ندوی، شاہ معین الدین احمد، مولانا، تاریخ اسلام، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ۱۹۸۳ء، ۱۸۰/۱۔۱۸۱

۵۔ محمد بن سعد، علامہ، الطبقات الکبری، دار صادر، بیروت، ۱۹۶۸ء، ۲۸۴/۳

۶۔ ابوعبداللہ محمد بن سعد البصری، علامہ، الطبقات الکبری، ۳۰۶/۳

۷۔ طبری، محمد ابن جریر، ابوجعفر، امام، تاریخ الامم والملوک، مطبعۃ الاستقامۃ، بالقاھرۃ، ۱۳۵۷ھ /۱۹۳۹ء، ۱۴۵/۳۔۱۴۶

۸۔ طبری، امام، تاریخ الامم والملوک، ۱۳۸/۳

۹۔ البلاذری، احمد بن یحیی بن جابر، امام، فتوح البلدان، (جامعہ عثمانیہ، حیدرآباد، دکن، ۱۹۳۲ء)، ص ۳۴۱

۱۰۔ نجیب آبادی، اکبرشاہ، مولانا، تاریخ اسلام، ۳۷۰/۱

۱۱۔ سیوطی، جلال الدین، امام، تاریخ الخلفاء، (ندوۃ المسلمین، کان پور ہند، ۱۳۳۱ھ)، ص ۱۶۵

۱۲۔ ابن الاثیر الجزیری، علی بن محمد، ابوالحسن عزالدین، الکامل فی التاریخ، طباعۃ والنشر، بیروت، ۱۳۸۵ھ، ۴۰۰/۳

۱۳۔ ایضاً، ص ۳۹۹

۱۴۔ الیعقوبی، احمد بن ابی یعقوب ابن واضع، تاریخ الیعقوبی، ادارہ احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۷۹ھ، ۲۰۵/۳

۱۵۔ ابن الاثیر الجزری، علی بن محمد، ابوالحسن عزالدین، الکامل فی التاریخ، ۴۰۰/۳

۱۶۔ علی المتقی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۳۹۹ھ، ۱۸۱/۱۳۔۱۸۲

۱۷۔ الہیتمی، احمد بن حجر، الصواعق المحرقہ، دائرہ المعارف، القاہرہ، ۱۳۸۵ھ، ص ۱۲۹

۱۸۔ القصص ۸۳:۲۸

۱۹۔ سیوطی، جلال الدین، تاریخ الخلفاء، ص ۳۹۰

This document was created by an application that isn't licensed to use novaPDF.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.